98382 ـ والد كا بيٹى كو پرده ترك كرنے كا كہنا ليكن بيٹى اسے واجب سمجھتى ہے

سوال

ايك لڑكى پرده كرنا چاہتى ہے، اس نے پرده فرض ہونے كى دليل پڑھى اور يہ اعتقاد ركھتى ہے كہ پرده كرنا فرض ہے، ليكن اس كا والد دين پر شدت سے عمل كرنے كے باوجود پردے كو مستحب سمجھتا ہے (والد نے پرده كے سارے دلائل كا مطالعہ كرنے كے بعد اپنى رائے يہى اختيار كى ہے) ہو سكتا ہے اسے اپنے نظريہ كى بنا پر لڑكى كے امن سے خدشہ لاحق ہو، يا پھر وه اس كے اخلاص ميں شك كرتا ہو. اس ليے اس نے اسے پرده كرنے سے منع كر ديا ہے، اس كے باوجود اس نے اس شرط پر پرده كرنے كى اجازت دى ہے كہ اگر وه سورة البقرة حفظ كر لے تو پھر پرده كر سكتى ہے (وه يہ محسوس كرتا ہے كہ اس طرح اس كا اخلاص اور پختہ ہو جائيگا).

ليكن لڑكى كو خدشہ ہے كہ اس ميں بہت زياده وقت لگےگا، اور وه نقاب اور پرده نہ كرنے كى بنا پر گنہگار ہو گى، اس نے والد كے سامنے اخلاص ظاہر كرنے كى بہت كوشش كى ہے ليكن والد كے ليے يہ كافى نہيں ہوا، اور لڑكى اس كى نافرمانى بھى نہيں كرنا چاہتى، كيونكہ والد بيمار ہے اور خدشہ ہے كہ اس سے والد كو دلى صدمہ پہنچےگا، جس كى بنا پر بيمارى ميں شدت پيدا ہو سكتى ہے، اور والد كے اراده كے برخلاف بيٹى كا پرده كرنا والد كى بيمارى ميں شدت كا سبب بن سكتا ہے.

اور جب لڑكى نے اس مسئلہ ميں دوسرى عورتوں كے ساتھ بات چيت كرنے كى كوشش كى تو عورتيں يہ سمجھنے لگيں كہ وه انہيں اپنے چہروں كا پرده كرنے پر تيار كرنا چاہتى ہے، اور وه پرده نہ كر كے گنہگار ہو رہى ہيں، حالانكہ لڑكى نے انہيں ايسى كوئى بات نہيں كى، اور انہيں بتايا ہے كہ وه ان پراپنى رائے ٹھونسنے كى كوشش نہيں كر رہى، ليكن وه اسے نہيں سمجھ سكيں، كيونكہ وه سب پرده كرنا سنت سمجھتى ہيں، اب لڑكى كو كيا كرنا چاہيے ؟

كيا والد اسے سنت سمجھنے اور فرض نہ سمجھے اور اسے پرده نہ كرنے كاحكم دينے كى بنا پر گنہگار ہو گا ، اور كيا والد كے ليے ايسا كرنا حرام ہے، اور كيا آپ اس كى كوئى دليل دے سكتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

بہت سے دلائل كى بنا پر علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق عورت پر اجنبى اور غير محرم مردوں سے چہرے كا پرده كرنا واجب ہے، ان دلائل كا بيان سوال نمبر (11774) كے جواب ميں ہو چكا ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

دوم:

لڑکی کے لیے چہرے کا پردہ نہ کرنےمیں والد یا والدہ کی اطاعت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی جو کہ سب مخلوق کا خالق ہے کی نافرمانی و معصیت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

اسی طرح باپ کے لیے بھی جائز نہیں کہ جب بیٹی چہرے کا پردہ کرنے کی قائل ہو وہ بیٹی کو چہرہ ننگا رکھنے کا حکم دے، چاہے وہ نقاب کرنے کو مستحب ہی سمجھتا ہو؛ کیونکہ وہ اس کی مكلف ہے جس کا اسے علم ہے، اور جس پر وہ مطمئن ہے، اور روز قیامت اسے اس کے متعلق جواب دینا ہے.

کیونکہ روز قیامت بندے کے قدم اس وقت تك ہل بھی نہیں سکتے جب تك کہ اسے اس کے علم کے متعلق یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ اس نے اس میں عمل کیا کیا تھا، اور اس سے اس کے والد کی رائے اور اطمنان کا سوال نہیں کیا جائیگا، اس لیے اگر وہ پردہ نہیں کرتی تو وہ اپنے پروردگار کی نافرمان ہوگی، تو اس صورت میں اسے والد کی اطاعت کیا فائدہ دےگی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نافرمانی و معصیت میں اطاعت نہیں ہے، بلکہ اطاعت و فرمانبرداری تو نیکی میں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7257) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

سوم:

اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ مسلمان عورت کے لیے اجنبی اور غیر محرم مردوں سے چہرے کا پردہ کرنا مستحب ہے، واجب نہیں تو پھر بھی والد یا کسی اور کو یہ حق نہیں کہ وہ بیٹی کو چہرہ ننگا رکھنے کا حکم دے، کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت کر رہا ہے، اور پھر مسلمان شخص اپنے نفس کو اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایك حکم دیں، اور پھر وہ خود اس کے خلاف حکم دیتا پھرے، اور جس کا حکم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے وہ اس سے منع کرے.

حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان تو یہ ہے:

اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا الاحزاب (36).

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

سنو جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، یا انہیں دردناك عذاب نہ پہنچ جائے النور (63).

معاملہ اس سے بھی بہت زیادہ خطرناك ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا اور نقاب پہننا مستحب ہے یا واجب، جو شخص بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پرعمل کرنے سے منع کرتا ہے، اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے.

لیکن بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف حکم دینے والے چاہے وہ باپ ہو یا کوئی اور وہ یہ تصور کرے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں آپ کی بیٹی کو چہرے کا پردہ کرنے کا حکم دیں - جیسا کہ آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ چہرے کا پردہ مستحب ہے نہ کہ واجب ہے - تو کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کرینگے، یا کہ آپ یہ کہینگے کہ میں نے سن لیا اوراطاعت کی.

یقینا ہر مومن شخص اس کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتا (ہم نے سن لیا اوراطاعت کی) جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نےدرج ذیل آیت میں فرمایا ہے:

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں النور (51).

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاواسطہ سنی ہوئی سنت اور ثقہ اور بااعتماد راویوں کی طرف سے ہم تك نقل کردہ سنت میں کیا فرق ہوا.

ہم پہلی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کیوں کرتے ہیں، اور دوسری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اور مخالفت کیوں کرتے ہیں !!

چہارم:

جب باپ کو یہ خدشہ ہو کہ اس کے نقاب پہننے اور پردہ کرنے سے بیٹی کو اذیت اور نقصان پہنچ سکتا ہے، اور یہ خوف حقیقی ہو اور اس کے ظاہری اسباب بھی ہوں مثلا مسلمان عورت ایسی جگہ رہتی ہو جہاں نقاب کرنے والی کے ساتھ زیادتی کی جائے، تو پھر اسے نقاب نہ کرنے کا کہنے میں کوئی حرج نہیں، اور نقصان و ضرر کو دور کرنے کے لیے بیٹی اس میں باپ کی اطاعت کریگی.

لیکن اگر خوف اور خدشہ خیالات اور گمان اور وسوسوں کا نتیجہ ہو جس کا حقیقت اور ظاہر امور سے کوئی تعلق نہ ہو تو پھر لڑکی کے لیے نقاب اتارنے اور پردہ نہ کرنے میں والد کی اطاعت کرنی جائز نہیں.

پنجم:

لڑکی کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کو نصیحت کرے، اور اسے اس پر قائل کرے کہ اسے وہی قول اختیار کرنے کی آزادی ہے جسے وہ صحیح سمجھتی ہے، چاہے وہ اس کے دلائل معلوم ہونے، یا پھر کسی ثقہ اہل علم کی بات مان کر قول اختیار کیا جائے، اور لڑکی کے لیے شرعا جائز نہیں کہ وہ صرف اس بنا پر اس قول کو چھوڑے کہ وہ اس کے والد کی رائے کے مخالف ہے.

اور اسی طرح والد کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ لڑکی پر اپنی رائے مسلط کرے، اور اسے پردہ کرنے سےمنع کر کے اسے گناہ اور معصیت کا مرتکب کرے، چاہے وہ ایك یا دو یا زیادہ بار ترک کرے، تو جب بھی وہ اجنبی اور غیر مردوں کےسامنے چہرے ننگا کر کے نکلے گی وہ گنہگار ٹھرے گے.

امید ہے کہ وہ اپنے والد کو اس پر قائل کرنے کے لیے کسی اور سے بھی معاونت اور مدد لے لے.

امید ہے کہ اس جواب سے آپ کے سامنے واضح ہو گیا ہو گا کہ والد کو پردے کے واجب ہونے پر قائل کرنے کا مسئلہ نہیں، ہو سکتا ہے دلائل کی وضاحت اور مخفی کی بنا پر وہ قائل ہوں یا نہ بھی ہو، اور قائل کرنے کے طریقوں کے اعتبار سے بھی منحصر ہے.

لیکن جس مسئلہ پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ لڑکی کے لیے والد کی رائے پر عمل کرنا ضروری اور لازم نہیں، اور جس پر وہ خود مطمئن ہے اسے اپنے والد کی رائے اور اسے قائل کرنے کی وجہ سے اسےترک کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی والد کے لیے جائز ہے کہ وہ بچی پر اپنی رائے کو لازم کرے.

اور سورة البقرة حفظ کرنے تك پردہ نہ کرنے کے گناہ میں پڑنے کا کوئی معنی نہیں، یا پھر کہ جب تك وہ بچی کے اخلاص کا یقین نہیں کر لیتا اس وقت تك وہ پردہ نہ کرے، بلکہ جب بھی بچی بےپردہ ہو کر اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے نکلےگی تو وہ گنہگار ہوگی، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے.

چنانچہ جب والد اسے سمجھ لے اور بچی کو پردہ کرنے دے تو یہی مطلوب و مقصود ہے، اور اگر وہ اسے پردہ کرنے سے منع کرنے پر مصر رہے تو اصلا اس معاملہ میں والد کی اطاعت نہ کرے جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے.

لیکن اگر بچی کو خدشہ ہو کہ باپ کی مخالفت کرنے سے والد بیمار ہو جائیگا، تو وہ باپ کے ساتھ ہونے کی صورت میں چہرہ ننگا کر لے، لیکن جب وہ اکیلی یا والد کے علاوہ کسی اور کے ساتھ ہو تو چہرے کا پردہ کرے، اور والد کو اس کی خبر نہ ہونے دے

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے، اور ثابت قدم رکھے.

واللہ اعلم .